AL-JAMEI Research Journal
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783

https://aljamei.com/index.php/ajrj

جادو اور انسانی سرشت: اسلامی اور ادبی اظہار کے آئینے میں

Magic and Human Nature in the light of Islamic and literary Expression

Dr.Ahsan-Ul-Haq

Lecturer (Visiting), Department of Islamic Studies,University Of Okara,Okara,
ahsanulhaqest@gmail.com

Dr. Nazir Ahmad

SST Government High School,Hujra Shah Muqeem,Okara, nazirahmad4695@gmail.edu.pk

Kashifa Bibi

M.Phil. Scholar, University Of Okara, Okara

Kbesearts@gmail.com

Abstract

This study aims to explore the nature of magic by addressing the question: Is magic real or merely an illusion? For this purpose, qualitative research methods have been employed to analyze relevant texts and beliefs. The findings reveal that magic is a satanic practice used to achieve specific objectives and should not be conflated with prophetic miracles, which occur solely by the will and permission of Allah Almighty. Unlike miracles—divine acts granted to prophets—magic is condemned in Islamic teachings. This study serves to educate followers of Islam about the supremacy of religious faith, offers guidance on protecting oneself from satanic influence, and provides clarity for individuals of other faiths. This study also supports those facing psychological distress by emphasizing that ultimate power resides with Allah alone.

Keywords: spiritual, psychological, magic, magicians ,
extraordinary, conclusions

تمہید

انسانی سرشت ازل سے اسرار و رموز کی تہیں کھولنے کی جانب مائل رہی ہے۔ سرشت یا فطرت کا خاصہ ہے کہ کہ اس کا مادہ پارے کی طرح ہوتا ہے جسے کسی پل چین نہیں۔ اسرار کی کھوج سے پہلے بھی اضطراب، اسرار و رموز کی تہیں کھلنے کے بعد بھی اضطراب۔ انکشافات کی دنیا میں سفر کے دوران بھی اضطراب۔ جو چیزیں ماورائے عقل ہوں وہ انسانی دماغ کو سب سے پہلے اپنے گرفت میں لیتی ہیں۔ کبھی انسانی جبلت ستاروں پر کمند ڈالنا چاہتی ہے تو کبھی آب شفاء کی تلاش میں نکل کھڑی ہوتی ہے۔ کبھی تقدیر کو سمجھنے کے لیے تمام تدابیر، حربے اختیار کرتی ہے اور کبھی خدائے لم یزل سے دستِ سوال دراز کرتی ہے۔ انسانی فطرت جب نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہوتی ہے تو کبھی سائے کو مصیبت سمجھ لیتی ہے۔ ٹوٹے آئینے کو مقدر کی خرابی سمجھتی ہے، کبھی ڈرانے پہ زور لگاتی ہے تو کبھی خود تھر تھر کانپنے لگتی ہے۔ ماورائے عقل عمل جب انسانی ذہن میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں تو مختلف ہیولے مختلف شباہتوں کے ساتھ آنکھ کی پتلی کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ انسانی عقل پر تسلط جمانے میں ایک نام "سحر" کا بھی ہے جسے اردو زبان میں جادو کہا جاتا ہے۔ "سحر" ایک ایسی باریک لکیر ہے جو بیک وقت عقل، عقیدہ، خوف اور فطرت کے اظہار کی نمائندگی کرتی ہے۔

مولانا الطاف حسین حالی کے بقول انسان کی سرشت میں ایک ایسا جوہر ہے جو کبھی تسلیم کرتا ہے اور کبھی تجسس کی راہ پر ڈال دیتا ہے۔

مرد مومن علامہ اقبال رحمہ اللہ نے کہا تھا:

یہ عقل و دل ہیں شرر فشاں نہ سوال ہے نہ جواب ہے

یہ جو زندگی ہے طلسم ہے، یہ جو کائنات ہے خواب ہے

حالی کی نظر میں انسانی سرشت میں جو متحرک مادہ ہے وہ تجسس ہے۔ جبکہ اقبال زندگی کو طلسم ہوشربا قرار دے کر کائنات کو خواب کا روپ دیتے ہیں۔ گویا جادو ایک ایسی قوت ہے جو انسان کو حقیقت اور تخیل کے درمیان معلق کر دیتی ہے۔ حقیقت اور تخیل کے درمیان انسان یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ سحر حقیقت ہے یا فقط وہم، کیا جادو اللہ تعالی کی اذن سے ہے یا فقط شیطان کا ہتھکنڈا۔

سحر کو انسانی سرشت۔۔۔ روحانی اور جمالیاتی تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سحر فقط ایک علم ہی نہیں فکری تطہیر بھی ہے۔ سحر تصور بھی ہے اور ایک مبہم گمان بھی۔ جب انسان شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے "قل اعوذ برب الفلق" کی تلاوت کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ایک طرف جادو کے عمل سے پناہ چاہتا ہے اور دوسری طرف فطرت کے تاریک گوشوں سے ہراساں ہو کر اللہ تعالی کی پناہ چاہتا ہے۔

"سحر" عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں چپکے سے کسی چیز کو بدل دینا یا کچھ ایسا کر دینا جو عقل انسانی کو ورطۂ حیرت میں ڈال دے۔ اصطلاح میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ سحر ایک ایسا عمل ہے جو شیطانی قوتوں کے زیر اثر ذہنی و جسمانی حالتوں میں تغیر پیدا کرتا ہے۔ تعویذات، جنات اور اس طرح کے دیگر ذرائع عمل میں اکثر کفر و شرک کے عناصر موجود ہوتے ہیں۔

ابن منظور لکھتے ہیں:

سحر وہ عمل ہے جس کا طریقہ کار مخفی، لطیف اور باریک ہو اور وہ ہر شے جو باریک اور مخفی ہو، سحر کہلاتی ہے۔[1]"

امام ابن قدامہ مقدسی کے نزدیک سحر ایک ایسا عمل ہے جو بندش، کلمات یا تعویذات پڑھ کر یا لکھ کر کسی فرد کے جسم دل یا عقل پر قابض ہونے کی سعی ہے۔ قران مجید میں سحر کو باطل، فتنہ اور آزمائش قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ البقرہ میں جادو سکھانے والوں کو شیطان کہا گیا ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام اور جادوگروں کے درمیان جو مقابلہ ہوا اس کا ذکر موجود ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام نے کہا کہ تم ہی پہلے ڈالو، تو اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی قوت سے دوڑ رہی تھیں، حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے محسوس کیا، حضرت موسی علیہ السلام نے اس صورتحال کو دیکھ کر کچھ خوف محسوس کیا۔ آیت نمبر 68 میں ہے کہ ہم نے کہا کہ خوف نہ کھاؤ، یقیناً تم ہی غالب رہو گے۔ پھر آیت نمبر 69 میں اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ تمہارے دائیں ہاتھ میں جو کچھ ہے اسے پھینکو۔ حضرت موسی علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا جس نے جادوگروں کے فریب کو نگل لیا۔

ان مذکورہ آیات مبارکہ کی روسے حضرت موسی علیہ السلام اور جادوگروں کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کی دی گئی طاقت اصل ہے اور جادوگروں کی طاقت فریب ہے۔ اگر فریب کا حوصلہ مندی اور جرأت سے مقابلہ کیا جائے تو فریب باطل ہو کر بکھر جاتا ہے اور حق اپنی اصل طاقت کے ساتھ سرخرو ہو جاتا ہے۔

جادو ایک ایسا عمل ہے جسے دین اسلام میں منفی ہتھکنڈہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ جادو شیطانی عمل ہے اور شیطان سے اعانت طلب کرنا مذہب اسلام کی تضحیک ہے۔ جادو اور اس کے برے اثرات سے بچنے کے لیے جو طریقے اسلام نے تفویض کیے ہیں ان پر عمل کرنا شیطان کے منفی اثرات سے بچنے کے مترادف ہے۔ جادو کے معنٰی و مفاہیم کے ضمن میں مذکورہ فصل میں تفصیل دے دی گئی ہے۔ جادو دراصل سحر کی وہ شکل ہے جس کے اسباب ظاہری نہیں بلکہ زیادہ تر منفی ہوتے ہیں علامہ ابن قیمؒ نے سحر کو ایک ارواح خبیثہ قرار دیا ہے۔ حافظ ابن کثیر بھی سحر کو لطیف قرار دیتے ہیں۔ علامہ ابن قدامہ کے نزدیک اس سے کسی شخص کا بدن یا دل متاثر ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر عبد اللہ الطیار کے نزدیک سحر موت تک پہنچا دیتا ہے۔ جادو کی علامات پر نظر ڈالی جائے تو اس کے اثرات گھریلو تنازعات، کپڑوں پر خون کے چھینٹے، ڈراؤنے خواب، عبادت الٰہی سے بے رغبتی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جادوگر جب بھی جادو کا عمل کرتے ہیں تو اس کے مقاصد مذموم ہوتے ہیں۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اس کی گردن تلوار سے جدا کر دی جائے۔

جادو اور اس کے علاج کے بارے میں شارحین صحیح بخاری کی آرء کا تجزیاتی مطالعہ

جادو کی حقیقت قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے کہ یہ ایک مکروہ شیطانی فعل ہے۔ یہ خام خیالی، نظر بندی اور انسانی اختراع نہیں ہے بلکہ یہ نصوص قرآن و حدیث سے ثابت ہے، اس لیے اس کا شرعی اور مادی علاج کروانے کا حکم دیا گیا ہے۔ امام بخاریؒ مختلف دلائل سے اس کے اثرات کو تسلیم کرتے ہیں۔ شارحینِ صحیح بخاری بھی جادو کو مؤثر مانتے ہیں۔ وہ جمہور علماء کے مؤقف کے قائل ہیں اس لیے وہ اسے قطعی قرار دیتے ہیں۔ سحر و آسیب کا سیکھنا اور سکھانا ناجائز و حرام ہے۔ ذیل میں جادو کے متعلق شارحینِ حدیث کا مؤقف بالترتیب ذکر کیا جاتا ہے:

1۔حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا مؤقف

آپؒ جادو کی حقیقت کے متعلق مختلف علماء کے موقف ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وَاخْتُلِفَ فِي السِّحْرِ فَقِيلَ هُوَ تخبيل فَقَط وَلَا حَقِيقَةَ ------ أَنَّ السِّحْرَ لَا يَظْهَرُ إِلَّا مِنْ فَاسِقٍ وَأَنَّ الْكَرَامَةَ لَا تَظْهَرُ عَلَى فَاسِقٍ"[2]

جادو کے متعلق اختلاف کیا گیا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ صرف خیالات ہیں اس کی کوئی اصل نہیں اور یہی مؤقف امام ابو جعفر الاستر بازی الشافعی، امام ابو بکر الرازی الحنفی، امام ابن حزم الظاہری ؒ اور ایک جماعت کا بھی یہی موقف ہے۔امام نووی ؒ نے فرمایا کہ درست بات یہ ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے۔جمہور کے نزدیک یہ ایک قطعی چیز ہے اور عام علماء کی بھی یہی رائے ہے۔کتاب اللہ اور سنت صحیحہ مشہورہ اسی پر دلالت کرتے ہیں۔البتہ محل اختلاف اس میں یہ ہے کہ جادو سے کسی چیز کی حقیقت بدل جاتی ہے یا نہیں چنانچہ جنھوں نے کہا کہ جادو صرف خیالات ہیں انہوں نے اس کا انکار کیا اور جنھوں نے کہا کہ جادو کی حقیقت ہے ان کا آپس میں اختلاف ہے کہ جادو کا اثر مزاج کے بدلنے کے اعتبار سے ہے تو یہ ایک بیماریوں کی اقسام میں سے ایک قسم ہوگی یا جادو کا اثر حقیقت کے بدلنے کے اعتبار سے ہے مثلاً پتھر کسی حیوان کی شکل اختیار کر جائے یا اس کے برعکس وہ مؤقف جس پر جمہور ہیں وہ پہلا ہے (کہ جادو کا اثر کسی چیز کے مزاج میں ہوتا ہے) اور ایک چھوٹی سی جماعت دوسری بات کی طرف گئی ہے (کہ جادو کا اثر کسی چیز کی حقیقت کو بدلنے میں ہوتا ہے) پس اگر یہ مؤقف قدرت الٰہیہ کے پیش نظر ہو تو تسلیم کر لیا جائے گا۔اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ محل اختلاف ہے کیونکہ جو اس کا دعویٰ کرتے ہیں ان میں اکثر اس کے بارے میں کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔امام خطابی ؒ نے نقل کیا ہے کہ کچھ لوگوں (علماء) نے جادو کا انکار کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ محض خیالات ہیں اور کچھ نے نہیں۔امام مازری ؒ نے کہا کہ جمہور علماء جادو کو ثابت کرتے ہیں اور اس کی حقیقت کے قائل ہیں جب کہ امام الحرمین ؒ یوں نقل کرتے ہیں کہ سحر صرف فاسق سے صدور ہوتا ہے اور فاسق سے کرامت ظاہر نہیں ہوتی۔

جادو سے متاثرہ شخص کا علاج کرانے کا حکم

جمہور علماء کے نزدیک جادو کا علاج کرنا درست عمل ہے،اسی لیے امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں حضرت سعید بن مسیبؒ کا قول:"إنما نهى الله عما يضر ولم ينه عما ينفع" نقل کر کے جمہور کے موقف کی تائید کی ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا بھی یہی نظریہ ہے،تب حافظ صاحب ؒ باب "هل يستخرج السحر" کے تحت جادو کے اثرات ختم کرنے کے چند طریقے ذکر کیے ہیں۔آپ ابن بطال ؒ کے حوالے سے ایسے سحر زدہ شخص کا علاج ذکر کرتے ہیں جو اپنی رفیقہ حیات کے پاس جانے سے ناپسندیدگی اور کراہت محسوس کرتا ہو اور زوجین کے درمیان فراقت کا باعث بن رہا ہو:

"أن يأخذ سبع ورقات من سدر أخضر فيدفعه بين حجرتين....ثم يغتسل به فانه يذهب عنه كل مابه"[3]

"یہ کہ جس شخص پر جادو کیا گیا ہو کہ وہ اپنی بیوی کے پاس جانے سے عاجز ہو تو ایسا شخص سبز بیری کے درخت کے سات پتے لے، دو پتھروں سے انہیں کوٹے، پانی میں ملائے پھر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ لے پھر اس میں سے تین گھونٹ پیئے اور باقی پانی سے غسل کرے تو اس سے جادو کا اثر رفع ہو جائے گا۔"

حافظ ابن حجر جادو کے علاج کا دوسرا طریقہ یوں ذکر کرتے ہیں:

"يجمع أيام الربيع ما قدر عليه من ورد المفارة.......فانه يبرابا‌ءن الله تعالى[4]

جنگل اور باغ کے گلاب کو موسم بہار میں چن لیا جائے اور انہیں صاف برتن کے اندر پانی میں ملا کر آگ پر رکھ کر تھوڑا سا جوش دیا جائے۔ جب پانی کی گرمائش تھوڑی سی کم ہو جائے تو اسے مسحور پر ڈال دے تو وہ اللہ تعالیٰ کے اِذن سے صحت یاب ہو جائے گا۔

جادو کے مذکورہ علاج کے علاوہ حجامہ سے بھی سحر و آسیب کا علاج کرانا سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ کو جب معراج شریف کا شرف عطاء کیا گیا تو فرشتوں کی ایک جماعت نے آپ ﷺ کو حجامہ بطور علاج اختیار کرنے کی درخواست کی۔ اس لیے حجامہ جہاں جسمانی امراض کے لیے مفید ہے تو وہاں روحانی اور نفسیاتی عوارض کے لیے بھی مفید ہے۔ حافظ ابن قیم ﷺ اپنی معروف کتاب "الطب النبوی" (جزء من کتاب زاد المعاد لابن القیم) میں حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ کی روایت یوں نقل کرتے ہے:

جب نبی محترم ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ نے اپنے سر مبارک پر حجامہ لگوایا۔

آپؒ بعض لوگوں کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں، جن کا مؤقف ہے کہ حجامہ کے ذریعہ جادو کا علاج ممکن نہیں۔

"بعض کم فہم عوام الناس نے اس فرمان مبارکہ پر اعتراض کیا ہے کہ کہاں حجامہ اور سحر؟ اور کیا ربط ہے اس بیماری اور اس دوا کے درمیان؟ اگر اعتراض کرنے والے بالفرض بقراط، ابن سیناء یا ان جیسے اطباء اور حکماء کو حجامہ سے جادو کا علاج کرنے کا حکم دیتے تو وہ ضرور سر تسلیم خم کر دیتے۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: حالانکہ حجامہ کے ذریعہ جادو کا علاج ایسی ذات نے کیا ہے، جس کی پہنچان اور فضیلت کے بارے میں ذرا بھی شک نہیں کیا جا سکتا۔ اعتراض بے جا ہے۔[5]

2۔ علامہ بدر الدین عینیؒ کا مؤقف

جادو کا وجود قرآن مجید، سنتِ نبویہ ﷺ اور امت کے اجماع سے ملتا ہے۔ محدثین اور فقہاء عظام نے اس کی حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ علامہ بدر الدین عینیؒ نے بھی امام بخاریؒ کی سحر سے متعلقہ ذکر کردہ آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ ؓ کی روشنی میں سحر کو تسلیم کیا ہے۔ آپ اپنا نقطۂ نظر یوں بیان کرتے ہیں:

'وَأَنه ثَابت مُحَقّ ------ يدل عَلَيْهِ الْكتاب وَالسّنة'[6]

اور بے شک جادو ثابت شدہ اور تحقیق شدہ ہے۔ اسی وجہ سے امام بخاریؒ نے ان آیات کو جادو پر بطور استدلال بیان کیا ہے۔ اور حدیث صحیح اور اور اہل عرب، روم، ہند، اور عجم کی اکثر امتیں اس کی قائل ہیں کہ جادو ثابت ہے اور اس کی

حقیقت موجود ہے اور اس کی تاثیر اور عقل کے نزدیک یہ محال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی جھوٹی اور مزین کلام کے صدور کے وقت کوئی خلافِ عادت فعل پیدا کردے یا کئی اجسام کو اس طرح مرکب کرے کہ جس کو ہر شخص نہ پہنچانتا ہو اور جادو کی تعریف یہ ہے کہ وہ امر ہے جو خلاف عادت ہوتا ہے اور کسی نفس شریر سے صادر ہوتا ہے اور اس سے معارضہ کرنا مشکل نہیں ہے اور ایک قوم نے جادو کی حقیقت کا انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ جو چیز جادو سے صادر ہوتی ہے وہ خیالات باطلہ ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔۔۔اور صحیح قول وہ ہے جس کو تمام علماء نے اختیار کیا ہے جس پر کتاب و سنت دلالت کرتے ہیں۔

علامہ عینیؒ، امام رازیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"أَنَّهُمْ أَنْكَرُوا وُجُودَ السِّحْرِ۔۔ وَرُبَّمَا كَفَّرُوا مَنِ اعْتَقَدَ وَجُودَهُ۔۔وَأَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ فَقَدْ جَوَّزُوا"[7]

"وہ (معتزلہ) جادو کی حقیقت کے قائل نہیں۔۔ بلکہ ان میں سے بعض لوگ بعض دفعہ اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ جو شخص جادو کا وجود تسلیم کرتا ہے، اس کو کافر کہتے ہیں۔۔ مگر اہل سنت جادو کے وجود کے قائل ہیں۔

علامہ عینیؒ نے جادو کی پانچ اقسام ذکر کی ہیں۔

"السحر على أَنْوَاع: -------- مَا يُوجد من الطلسمات۔"[8]

جادو کی بہت سی قسمیں ہیں: 1 ان میں سے جادو کا معنٰی یہ ہے کہ جو چیز لطیف اور دقیق ہو۔ جب کسی بچہ کو عزیز رکھا جاتا ہے تو وہ بچہ مسحور ہوتا ہے۔2 جو چیزیں محض تخیلات ہوں اور ان کی کوئی حقیقت نہ ہو جیسے شعبدہ باز کرتے ہیں یا جیسے حضرت موسیٰ کے زمانہ میں جادوگروں نے رسیوں میں پارہ چپکا کر انہیں سانپ بنا کر دکھایا تھا۔3 جو کام شیطان کی طرف سے اور اس کا تقرب حاصل کرنے سے کیا جائے اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ"۔[9] جادو کی جو قسم حرام ہے وہ یہی ہے۔4 جو ستاروں سے خطاب کے ذریعہ حاصل ہو اور ستاروں کی روحانیت کو نازل کرنے سے حاصل ہو۔5۔ جو طلسمات ہیں۔

آپ "باب السحر" کو کتاب الطب میں لانے کے متعلق ان لوگوں کے اعتراضات کا یوں جواب دیتے ہیں:

"لَا شكّ أَن السحر نوع من الْمَرَض ------ لِأَن مرجع كل مِنْهُمَا الشَّيَاطِين۔"[10]

اس میں کوئی شک نہیں کہ سحر بھی مرض کی ایک قسم ہے اور سحر مسحور کو بیمار کر دیتا ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے شفاء دے دی ہے۔۔ اور شفا اس مرض سے ہوتی ہے جو موجود ہو پھر امام بخاری نے باب السحر اور باب الکہانہ کو جمع کیا کیونکہ ان میں سے ایک مرجع شیاطین ہے۔

آپؒ جادوگر کے متعلق مختلف محدثین اور فقہاء کرام کے فتاویٰ جات یوں نقل کرتے ہیں :

1۔ ابن جریجؒ البقرۃ 102 کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"لَا يجترىء على السحر إِلاَّ كَافِر"[11]

"جادو کرنے کی جسارت وہی کرے گا جو کافر ہو گا۔"

2۔امام نوویؒ بیان کرتے ہیں:

"عمل السحرحرام وهو من الكبائر بالإجماع، فإن كان فيه قول أو فعل يقتضي الكفر فهو كفر وإلا فلا وأما تعلمه وتعليمه فحرام فإن كان فيه ما يقتضي الكفر،كفر واستتيب منه وإلا يقتل،فإن تاب قُبلت توبت وإن لم يكن فيه ما يقتضي الكفر، عُزِّر۔"[12]

جادو کا عمل حرام ہے اور اس کے گناہ کبیرہ ہونے پر اجماع ہے۔اگر جادو کے اندر کوئی ایسی بات یا عمل ہو جو کفر کا تقاضا کرتی ہو تو ایسا جادو کفر ہے ورنہ نہیں۔البتہ اس کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے۔ اگر جادو کے اندر کوئی موجب کفر چیز ہو تو اس کے کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا ورنہ بصورتِ دیگر اسے قتل کردیا جائے گا۔اگر وہ توبہ تائب ہوناچاہے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور اگر جادو موجب کفر نہ ہو تو ایسے شخص کو تعزیرا سزا دی جائے گی۔

3۔عَن مَالك: "السَّاحر كَافِر يقتل بِالسحرِ وَلَا يُسْتَتَاب بل يتحتم قَتله كالزنديق قَالَ عِيَاض: وَيَقُول مَالك: قَالَ أَحْمد وَجَمَاعَة من الصَّحَابَة وَالتَّابِعِينَ ۔"[13]

امام مالکؒ سے مذکور ہے کہ جادوگر کافر ہے اس کو جادو کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی بلکہ اس کو زندیق کی طرح قطعی طور پر قتل کیا جائے گا اور قاضی عیاضؒ نے بھی امام مالک کے قول کو اختیار کیا ہے اور امام احمدؒ اور صحابہ کرامؓ و تابعین عظامؒ کی ایک جماعت کا بھی یہی قول ہے۔

4۔ "السَّاحر لَا يُسْتَتَاب فِي قَول أبي حنيفَة وَمُحَمّد ------ فَإِن تَابَ قبلت تَوْبَته"[14]

اما حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جادوگر سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی اور اس میں امام ابو یوسفؒ کا اختلاف ہے اور ان کے نزدیک زندیق سے توبہ طلب کی جائے گی جبکہ امام ابو حنیفہؒ سے دو روایتیں ہیں؛ ایک روایت یہ ہے کہ اگر میرے پاس زندیق کو لایا گیا تو میں اس سے توبہ طلب کروں گا۔پس اگر اس نے توبہ کرلی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔

5۔ "اخْتلف السّلف هَل يسْأَل السَّاحر ۔ ---- وَإِمَّا لإزالته عَمَّن. وَقع فِيه"[15]

"سلف صالحین کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا جادوگر سے یہ سوال کیا جائے گا کہ وہ اپنے جادو کا توڑ کر سکے؟حضرت سعید بن مسیبؒ نے اس کی اجازت دی ہے اور حضرت حسن بصریؒ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ جادو کے توڑ کو صرف جادوگر ہی جانتا ہے۔اور جادوگر کے پاس جانا جائز نہیں ہے۔کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے :جو شخص کسی جادوگر یا کسی کاہن کے پاس گیا، پس اس کے قول کی تصدیق کی تو اس نے کفر کیا جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر شریعت نازل کی۔پس اگر وہ کسی اور مقصد سے جادوگر کے پاس گیا اور اس کو جادوگر کا علم تھا اور اس کے حال کا بھی علم تھا تو یہ ممنوع نہیں ہے اور نہ اس کے پاس جانا ممنوع ہے اور بعض علماء نے دو وجہوں میں سے ایک وجہ کے

ساتھ جادو سیکھنے کی اجازت دی ہے۔ ایک یہ ہے کہ اس کو کفر اور غیر کفر کی تمیز حاصل ہو جائے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جس پر جادو کیا گیا ہے اس کا ازالہ کیا جا سکے"

بعض فقہاء اسلام کا نبی ﷺ پر جادو کے اثر کی روایت کا انکار کیا ہے۔ علامہ عینی بیان کرتے ہیں:

"وَبَعض أَنْكَرُوا هَذَا الحَدِيث وَزَعَمُوا أَنه يحط منصب النُّبُوَّة----وَقَالَ عِيَاض: السحر تسلط على جسده وظواهر جوارحه لَا على تَمْيِيزه ومعتقده"[16]

"اور بعض (علماء) نے اس حدیث مبارکہ کا انکار کیا ہے اور انہوں نے یہ گمان کیا ہے کہ یہ حدیث مبارکہ منصب نبوت کو کم کرتی ہے اور اس میں شک ڈالتی ہے اور ہر وہ چیز جو منصب نبوت کو کم کرے اور اس میں شک ڈالے وہ باطل ہے اور رسول اللہ ﷺ پر جادو کے اثر کو جائز قرار دینا شریعت کی ثقاہت کو کم یا ختم کرتا ہے اور ان پر رد کیا گیا ہے کہ اس پر دلیل قائم ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو احکام بیان کرتے ہیں، اس میں آپ ﷺ صادق ہیں اور آپ تبلیغ میں معصوم ہیں۔ رہی وہ چیزیں جن کا تعلق بعض دنیاوی امور کے ساتھ ہے جن کی وجہ سے آپ کو مبعوث کیا گیا، سو وہ آپ پر اس طرح پیش ہوتی ہیں جیسے دوسرے بشر پر پیش آتی ہیں۔ جیسا کہ بیماریاں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ یہ گمان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے کوئی کام کیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو اس کام کا وثوق ہو اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ جادو کا اثر جسم کے اوپر اور ظاہری اعضاء پر تسلط ہے اور اس کا اثر عقل اور معتقدات پر نہیں ہوتا۔

علامہ عینیؒ "بابٌ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ" کے تحت واضح کرتے ہیں کہ جادو کا علاج و معالجہ کرنا جائز ہے۔ آپ حضرت سعید بن مسیبؒ کا قول نقل کرتے ہیں جب حضرت قتادہؒ نے حضرت سعید بن مسیبؒ سے استفسار کیا کہ "أيُحَلُّ عنهُ أوْ يُنَشَّرُ؟ تو حضرت سعید بن مسیبؒ نے فرمایا:

قَالَ:"لَا بأْسَ بِهِ إنَّما يُرِيدُونَ بِهِ الإصْلاحَ فَأمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ"[17]

"اس میں کوئی حرج نہیں اور جس کام سے فائدہ ہو تو اس سے کبھی بھی منع نہیں کیا جا سکتا ہے"

3۔ علامہ قسطلانیؒ کا مؤقف

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی معروف حدیثِ سحر کی شرح کو یوں قلمبند کرتے ہیں:

"سحر رسول الله ﷺ رجل من بني زريق--------ليس نقصًا فيما يتعلق بالتبليغ "[18]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بنی زریق میں سے لبید بن الاعصم نامی شخص نے نبی کریم ﷺ پر جادو کیا اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ قبیلہ بنو زریق سے یہودی تھا۔[19] نبی کریم ﷺ پر اس کا اثر یہ ہوا کہ آپ ﷺ کسی کام کے کرنے کا خیال فرماتے حالانکہ آپ نے نہیں کیا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ دیکھتے کہ اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس گئے ہیں حالانکہ آپ ان کے پاس تشریف نہیں لائے ہوتے تھے۔۔۔ اس بات کے سچا ہونے اور تبلیغ کے محفوظ ہونے کی ذمہ داری اور گواہی خود اللہ کریم نے دی ہے۔ جادو کے نقصانات میں تبلیغ اور دینی معاملات داخل نہیں ہیں۔

4۔ مولانا سلیم اللہ خاںؒ کا مؤقف

آپؒ فرماتے ہیں کہ جادو کی بہت سی اقسام ہیں لیکن عرف عام میں سحر کا اطلاق اس اثر پر ہوتا ہے جس میں جنات وشیاطین کا عمل دخل ہو۔ آپ کے نزدیک سحر کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔ایک سحر وہ ہوتا ہے جس میں آنکھوں اور نظر کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ مثلاً آدمی کو ایک چیز دکھائی دے رہی ہوتی ہے لیکن حقیقت میں اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ آپ اس پہلی قسم کی مزید وضاحت عمد القاری ،معارف القرآن از مفتی محمد شفیعؒ کے حوالے سے یوں بیان کرتے ہیں۔

یہ دھوکہ اور نظر بندی کبھی قوتِ خیالیہ کے ذریعہ سے کی جاتی ہے جسے آج کل کی اصطلاح میں مسمریزم بھی کہا جاتا ہے۔ ایک شخص قوتِ خیالیہ سے دوسرے آدمی کے خیال پر اس طرح اثر انداز ہو جاتا ہے کہ جو یہ سوچتا ہے وہی اسے دکھائی دیتا ہے۔ کبھی یہ کام شیاطین اور جنات کے ذریعہ سے بھی کیا جاتا ہے وہ مسحور کے دماغ اور آنکھوں پر ایسا اثر ڈال دیتے ہیں کہ وہ ایک غیر واقعی چیز کو محسوس کرنے لگتا ہے ،اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں آنے والے جادو گروں کا جادو اسی پہلی قسم سے متعلق تھا۔

سحر کی دوسری قسم یہ ہے کہ حقیقت اور واقعہ میں ایک چیز کی ماہیت بدل جاتی ہے۔ مثلا جانور کو پتھر میں تبدیل کر دیا جائے۔

آپ سحر کے حکم کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اگر سحر میں کلمات کفریہ ہوں تو ایسا سحر باعث کفر ہو گا اور اس کا مرتکب کافر و زندیق ہو گا۔ اگر کلمات کفریہ نہ ہوں لیکن شیاطین وجنات کی خوشنودی کے لیے افعال فسق و فجور کا مرتکب ہو،عبادات سے انحراف کرے،پلید رہے اور غلاظت اختیار کرے تو اس طرح کا سحر فسق اور اس کا مرتکب فاسق ہو گا اور اس کا سیکھنا اور سکھانا ناجائز و حرام ہے لیکن اگر کوئی شخص اس ارادے اور نیت سے جادو کا عمل سیکھتا ہے کہ اس سے جادو اور آسیب کا توڑ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔ اس کی گنجائش فقہی قاعدے"الضرورات تبیح المحظورات"[20] سے نکل سکتی ہے۔[21]

مولانا سلیم اللہؒ، رسول اللہ ﷺ پر جادو کیے جانے کا واقعہ پیش کرتے ہیں جسے امام محمد واقدیؒ نے اپنی سند کے ساتھ ایک روایت نقل کی ہے جسے ابن سعدؒ نے ذکر کیا ہے۔

لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ -----.فَجَعَلُوا لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ عَلَى أَنْ يَسْحَرَ رَسُولَ اللَّهِ"[22]

"جب نبی کریم ﷺ ماہ صفر میں غزوہ حدیبیہ سے واپس تشریف لائے اور محرم سن سات ہجری داخل ہونے لگا تو یہودی سردار لبید بن عاصم کے پاس آئے۔ لبید قبیلہ بنو زریق کا حلیف تھا اور جادو گر تھا۔یہودی سرداروں نے اس سے کہا کہ "تم ہم میں سے سب سے بڑا جادو گر ہے۔ تم نے محمد ﷺ پر جادو کیا ہے لیکن اس کا کوئی بھی اثر نہیں ہوا۔ اگر تم اس پر ایسا جادو کر دے جو اس کو زخمی کر کے رکھ دے تو ہم تجھے اس کا معاوضہ اور وظیفہ دیں گے۔ چنانچہ یہودی سرداروں نے تین دینار بطور معاوضہ اس کے لیے مقرر کیے۔

نبی کریم ﷺ پر سحر کا اثر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ آپؒ جمہور علماء کا مؤقف پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر سحر کا اثر ہو سکتا ہے۔ خود قرآن مجید میں سحر سے حضرت موسیٰؑ کے متاثر ہونے کا ذکر ہے اور حدیث باب میں حضرت محمد ﷺ پر اس کے بعض اثرات کے ظاہر ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔ البتہ یہ اثر طبعی امور میں ظاہر ہوتا ہے جس طرح امراض اور بیماریوں کا اثر نبی کریم ﷺ پر ہو سکتا ہے، اسی طرح جادو کا اثر بھی ہو سکتا ہے۔ تاہم رسالت، وحی الٰہی اور شریعت سے متعلق احکام و امور میں جادو اور سحر کے اثر سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کو محفوظ رکھا ہے اور ان کی حفاظت فرمائی ہے۔[23]

5۔ مولانا غلام رسول سعیدیؒ کا مؤقف

آپ فی نفسہ جادو کے اثر کی نفی کرتے ہیں کہ اگر جادو اپنا اثر دکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی اذن سے ہی ممکن ہے۔ آپؒ سورۃ طٰہٰ کی آیت مبارکہ[24] سے استدلال کرتے ہوئے سحر زدگی پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

"جادو کی کوئی اصل نہیں یہ صرف نظر بندی ہے۔ یہ صرف خیال ہے اور کسی شخص کے دل میں خیال ڈالنا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کے ساحروں کا سحر یہی تخیل اور نظر بندی تھی لیکن اس سے یہ ضروری نہیں آتا کہ اس کے علاوہ جادو کی کوئی اصل نہیں ہے۔"[25]

آپ مزید فرماتے ہیں کہ جادو کے وجود کو قطعی طور پر جھٹلایا نہیں جا سکتا ہے۔ انبیاء و رسلؑ پر جادو کا اثر ہوا۔ آپؒ بیان کرتے ہیں:

"اگر جادو کی کوئی حقیقت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اس کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیتا۔ ان آیات بینات سے معلوم ہوا کہ سحر ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ سحر کے ذریعہ نقصان پہنچ جاتا ہے۔ مرد اور اس کی بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔"[26]

اسی طرح آپؒ جمہور علماء کا اتفاق ذکر کرتے ہیں کہ "سورۃ الفلق" اس وقت نازل ہوئی جب ایک یہودی لبید بن اعصم نے نبی کریم ﷺ پر جادو کر دیا تھا، جس کے نتیجہ میں نبی کریم ﷺ تین راتیں بیمار بھی رہے۔ آگے آپؒ اس کی تائید میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سحر اور چند آیات بینات نقل کرتے ہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قبیلہ بنو زریق کے ایک فرد لبید بن اعصم نے نبی محترم ﷺ پر سحر کر دیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے نبی محترم کسی چیز کے متعلق خیال فرماتے کہ آپ وہ کام کر چکے ہیں جب کہ نبی کریم ﷺ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا- ایک روز نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے اور مسلسل اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہے تھے، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

اے عائشہؓ! کیا آپ جانتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے جو بات میں پوچھ رہا تھا اس کا جواب مجھے دے دیا ہے۔ میرے پاس دو شخص حاضر ہوئے۔ ایک شخص میرے سرہانے کھڑا ہو گیا جبکہ دوسرا میرے پاؤں کی جانب- ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے استفسار کیا کہ ان صاحب کا کیا مرض ہے؟ دوسرے شخص نے جواب دیا کہ ان پر سحر ہو چکا ہے- اس نے پوچھا کس آدمی نے سحر کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ لبید بن اعصم نامی شخص نے- (پھر انہوں نے سوال کیا) کہ کس چیز میں؟ انہوں نے بتایا کہ کنگھے اور سر کے بال میں جو نر کھجور کے خوشے میں پڑے ہوئے ہیں پھر

استفسار کیا اور یہ سحر کہاں پر واقع ہے؟ اس نے بتایا کہ "زروان نامی کنویں" میں۔ پھر نبی محترم ﷺ اس کنویں پر اپنے چند صحابہ کرامؓ کے ہمراہ تشریف لائے اور جب واپس تشریف لائے تو فرمانے لگے:

"اے عائشہؓ! اس کنویں کا پانی یوں (سرخ) تھا جس طرح گوندھی ہوئی مہندی کا پانی ہو۔ گویا اس کھجور کے خوشے شیاطین کے سر ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اللہ کے رسول ﷺ آپ نے اس کو باہر کیوں نہیں نکال دیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کریم نے مجھے صحت یابی عطا کر دی ہے اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ اس کے نکالنے سے لوگوں کو تکلیف پہنچے گی۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ اسے دفن کر دیا جائے۔

آپؒ صحیح بخاری، صحیح مسلم، مصنف عبدالرزاق اور دیگر کتب احادیث جن میں نبی معظم ﷺ پر سحر کے اثر کا ذکر ہے، آپؒ ان روایات کو قابل حجت قرار نہیں دیتے تھے اور نبی کریم ﷺ پر جادو کے اثرات کے قائل نہ تھے اور بعد میں آپؒ نے اپنے مؤقف سے رجوع بھی کر لیا تھا۔ آپؒ اپنا مؤقف یوں پیش کرتے ہیں۔

> "یہ بات صحیح ہے کہ مذکورہ احادیث مبارکہ صحیحین میں پائی جاتی ہیں اور ان دونوں کی رفعت اور عظمت ہمارے قلوب و اذہان میں موجود ہے لیکن آپ ﷺ کی عظمت اور حرمت ہمارے دلوں میں ان سے بڑھ کر کہیں زیادہ ہے بلکہ تمام چیزوں سے بالا ہے

آپ مزید یوں مؤقف واضح کرتے ہیں:

> "احادیثِ اضطراب اور تعارض سے قطع نظر معلل ہیں۔ ان میں متعدد علل خفیہ قادحہ ہیں جن کا مخالف قرآن اور منافی عظمت رسول ﷺ ہونا سب سے نمایاں ہے۔ ہمارے لیے یہ زیادہ آسان ہے کہ ہم ایک سال یا چھ ماہ تک رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر ہونے کے بجائے یہ مان لیں کہ اس حدیث کی صحت میں امام بخاریؒ سے چوک ہو گئی اور اس حدیث میں امام بخاری اور امام مسلم صحت حدیث میں اپنے مقرر کردہ معیار کو برقرار نہیں رکھ سکے۔ ہو سکتا ہے یہ حدیث روایتاً صحیح ہو لیکن درایتاً صحیح نہ ہے"[27]

نبی کریم ﷺ پر جادو کا اثر ہونے کے متعلق علامہ سعیدیؒ کا آخری قول اور تحقیق درج ذیل ہے:

> "اب تک میں نے دلائل سے یہی سمجھا ہے کہ یہود رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر ڈالنے میں کامیاب نہیں ہوئے اور یہ غلط ہے کہ چالیس راتوں تک آپ پر جادو کا اثر رہا یا چھ ماہ تک آپ پر جادو کا اثر رہا یا ایک سال تک آپ پر جادو کا اثر رہا۔ لیکن چونکہ علمائے امت کی عظیم اکثریت کا یہ مذہب ہے کہ آپ پر جادو کا اثر ہوا تھا تو میں سوچتا ہوں کہ علمائے امت کی عظیم اکثریت کے مقابلے میں میری منفرد رائے کیا حیثیت رکھتی ہے۔ ہو سکتا ہے یہاں ایسے دلائل ہوں جو مجھ پر منکشف نہ ہوئے ہوں اور ان دلائل کے اعتبار سے آپ پر جادو کا اثر ہوا ہو۔ اگر واقعہ میں ایسا ہے تو میں اپنی تحقیق سے رجوع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ میرے مطالعہ میں کمی ہو اور میری فکر میں نقص ہو اور میں اس معاملہ کی حقیقت تک نہ پہنچ سکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے کہ میں نے وہی لکھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی منصب نبوت اور آپ کی عظمت اور شان کے مطابق سمجھا۔ لیکن میں بہت گنہگار انسان ہوں اور میری فکر اور عقل بھی نارساں ہے۔ ہو سکتا ہے جس طرح جمہور علماء نے کہا ہے اسی میں رسول اللہ ﷺ

کی شان اور آپ کی عظمت ہو اور میں اس کی حقیقت تک نہ پہنچ سکا ہوں۔ سو اگر ایسا ہے تو میں اپنی تحقیق سے رجوع کرتا ہوں"[28]

مزید آپ "وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ"[29] کی تفسیر کرتے ہوئے سحر کے وجود کی تائید میں ایک اثر پیش کرتے ہیں:

2۔ حضرت عمرہ بیان کرتی ہیں:

اشْتَكَتْ عَائِشَةُ فَطَالَ شَكْوَاهَا---- قَالَتْ:"بِيعُوهَا فِي أَشَدِّ الْعَرَبِ مَلَكَةً،وَاجْعَلُوا ثَمَنَهَا فِي مِثْلِهَا"[30]

"ایک دفعہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بیمار ہو گئیں اور ان کا مرض طول پکڑ گیا تو اس دوران مدینہ منورہ میں ایک طبیب اور حکیم آیا۔ حضرت عائشہؓ کے بھتیجے نے اس طبیب سے حضرت عائشہؓ کی بیماری کے متعلق پوچھا تو طبیب نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تم لوگ مجھے جو معلومات دے رہے ہو تو اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس عورت پر جادو کیا گیا ہے اور ان کی خادمہ نے حضرت عائشہ پر جادو کیا ہے، جب اس خادمہ سے استفسار کیا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا کہ میں نے ہی جادو کیا تھا، میری خواہش تھی کہ تم جلد وفات پا جاؤ تاکہ مجھے آزادی میسر آسکے۔ حقیقت میں وہ لونڈی مدبرہ تھی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: اس لونڈی کو ایک ایسے شخص کے ہاتھوں فروخت کرو جو عرب میں لونڈیوں کے معاملہ میں سخت ترین شخص ہو اور اس کے عوض ایک اور لونڈی خرید لیں۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمر ﷛ پر سحر کیا گیا تو ان کی کلائی ٹیڑھی ہو گئی۔

آپؒ نبی کریم ﷺ پر جادو کے اثرات کے بارے فرماتے ہیں:

"اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اگر جادو کا اثر ثابت ہوتا تو جادوگر تمام انبیائے کرام اور صالحین کو نقصان پہنچاتے اور وہ جادو کے ذریعہ اپنے لیے ملک اور سلطنت کو حاصل کر لیتے، نیز نبی کریم ﷺ پر جادو کا اثر کیسے ہو سکتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۔"[31] اور اللہ آپ کی حفاظت کرے گا تمام لوگوں (کے شر) سے

وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَيۡثُ اَتٰى "[32] اور جادوگر کامیاب نہیں ہو گا وہ جہاں سے بھی آجائے۔

آپؒ اس آیت مبارکہ "وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو محفوظ رکھے گا اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کی جان کا تحفظ کرے گا لہٰذا جو لوگ آپ کی جان کے درپے ہیں وہ آپ ﷺ کو کبھی بھی ہلاک نہ کر پائیں گے۔ اسی طرح وہ لوگ آپ کی نبوت و رسالت میں خلل ڈالنے میں بھی ناکام و نامراد رہیں گے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جادوگر آپ ﷺ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا یا آپ ﷺ کے بدن میں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔

آپؒ سورۃ الإسراء کی 47-48 آیات بینات میں کفار کے اعتراض اور اس کا جواب ذکر کرتے ہیں کہ کفار قرآن مجید سننے کے بعد آپس میں سرگوشیاں کیا کرتے اور قرآن مجید سے متاثر ہونے والے حضرات کو کہتے کہ تم ایسے شخص کی اتباع کرتے ہو جس پر جادو ہو چکا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔ کہ اے پیغمبر ﷺ! دیکھیں یہ لوگ آپ ﷺ کے بارے میں کیسی باتیں کرتے ہیں، یہ گمراہ

ہو چکے ہیں، اب یہ سیدھا راستہ نہیں پاسکتے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا اور " صحیح البخاری" میں یہ حدیث مبارکہ ہے کہ آپ ﷺ پر جادو کا اثر ہوا۔

اس اعتراض کا جواب آپؒ یوں پیش کرتے ہیں:

> "کفار کی مراد یہ تھی کہ جادو کے اثر سے آپ کی عقل زائل ہوگئی ہے اور آپ ﷺ کا دعویٰ نبوت کرنا اور وحی الٰہی کو بیان کرنا اسی جادو کے اثر سے ہے اور اسی جادو کے اثر کی وجہ سے آپ نے عربوں کے دین کو ترک کر دیا اور حدیث میں جادو کے جس اثر کا بیان ہے اس کا اثر آپ ﷺ کی عقل پر نہیں تھا بلکہ آپ ﷺ کے حواس پر تھا، آپ نے کوئی کام کیا ہوتا تھا اور آپ خیال کیا کرتے تھے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے اور جس طرح آپ ﷺ پر بیماری کا طاری ہونا، آپ کا سواری سے گرنا، جسم سے خون کا نکلنا عوارضِ بشریہ کی وجہ سے تھا اور نبوت کے منافی نہیں تھا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ سحر زدگی کے لیے بھی آپ کی زندگی میں نمونہ ہے"[33]

6۔حافظ عبد الستار حماد کا مؤقف

> امام بخاریؒ نے کتاب الطب "باب السحر" میں البقرۃ 102:2،طٰہٰ 20 : 69، الأنبیاء 21 :3، الأنبیاء 21 :3 الفلق 113:4 المومنون 23:89 کی آیات مبارکہ اخذ کی ہیں۔ سورۃ البقرۃ کی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ شیطانوں نے اس حوالے سے کفر کا ارتکاب کیا کہ وہ دوسروں کو جادو سکھاتے تھے یہی ان کا شغل عظیم سمجھا جاتا تھا۔ سورۃ طٰہٰ کی آیات کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سوالیہ انداز اختیار کر کے لوگوں سے استفسار کیا ہے کہ کیا تم جادو کو مانتے ہو حالانکہ تم جادو کی حقیقت سے آشنا بھی ہو۔ سورۃ طٰہٰ کی دوسری آیت مبارکہ کے مطابق حضرت موسیٰؑ کو ایسا معلوم ہوتا تھا یعنی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑ رہی ہیں۔ امام بخاری کی سورۃ الفلق کی پیش کردہ آیت مبارکہ یہ واضح کرتی ہے کہ گرہوں پر پڑھ پڑھ کر کر پھونک مارنے والیوں کی شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

حافظ عبد الستار وضاحت بالصراحت کی ہے اور ان نقاط کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے جو جادو اور جادو کے حقائق سے پردہ کشائی کرتے ہیں۔ جادو کے حقائق سے متعلق جو سوالات پیدا ہوتے ہیں وہ کچھ اس طرح سے ہیں۔

1. کیا جادو حقیقت ہے؟
2. کیا سحر یعنی جادو کا لفظ صرف علامات یا اشارے کے طور پر استعمال ہوا ہے؟
3. جادو اگر حقیقت ہے تو اس کے اثرات کہاں تک ہیں ؟

ان سوالات کے جواب کے تناظر میں حافظ عبد الستار نے اپنے تئیں بھرپور کوشش کی ہے کہ جادو حقیقت ہے یا نہیں۔ ان سوالات کی تفہیم میں حافظ عبد الستار حماد لکھتے ہیں:

> جادو وہ شے ہے جو عادت کے خلاف شریر نفس سے صادر ہوتا ہے۔ اس کا توڑ کوئی مشکل نہیں۔ جادو بھی بیماری کی ایک قسم ہے جو مسحور کو بیمار کر دیتا ہے۔ امام بخاری نے اسی لیے جادو کو "کتاب الطب" میں بیان کیا ہے۔[34]

حافظ صاحب نبی کریم ﷺ پر جادو کیے جانے کے متعلق سیدہ عائشہ ؓ سے مروی حدیث مبارکہ کی شرح یوں بیان کرتے ہیں:

"اس حدیث مبارکہ پر اعتراض کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ پر جادو نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی کرے تو اس کا اثر نہیں ہو سکتا جبکہ اس حدیث مبارکہ میں ہے کہ آپ پر جادو کیا گیا اور اس کا اثر بھی آپ پر ہوا۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادو کا اثر ہونا تو قرآن مجید سے ثابت ہے۔ فرعون کے جادوگروں نے جب لوگوں کے مجمع میں اپنی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں تو وہ سانپ بن کر دوڑنے لگے۔ اس دہشت کا اثر حضرت موسیٰؑ پر ہوا، جس کا ذکر قرآن مجید نے ان الفاظ میں کیا ہے:

فَاَوۡجَسَ فِیۡ نَفۡسِہٖ خِیۡفَۃً مُّوۡسٰیO قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰی"[35]

"پس حضرت موسیٰؑ اپنے دل میں ڈر گئے، ہم نے کہا مت ڈر تو ہی غالب رہے گا"

رسول اللہ ﷺ نے جادو کے اثر سے کمزوری محسوس کی تا کہ یہود کو معلوم ہو جائے کہ جادو کے عمل میں کوئی کمی نہیں رہ گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے جادو کے مؤثر ہونے کے باوجود اپنے نبی کو محفوظ رکھا جس طرح یہود نے رسول اللہ ﷺ کو زہریلا گوشت کھلا دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو زہر کے اثر سے محفوظ رکھا۔ واضح رہے کہ یہودی رسول اللہ کو جادو سے شہید کرنا چاہتے تھے۔

اس حدیث پر دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کفار کی بات نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سحر زدہ کہتے تھے۔

اگر آپ پر جادو کی اثر پذیری تسلیم کر لیں تو گویا ہم بھی کفار کے ہم نوا بن گئے۔ اور یہ اعتراض بے بنیاد اور لغو ہے کیونکہ کفار کا الزام یہ تھا کہ نبی ﷺ اپنی نبوت کے دعوے کا آغاز ہی سحر زدگی اور جنون سے کیا ہے اور یہ جو کچھ آخرت، حشر و نشر اور جنت و دوزخ کے افسانے سناتا ہے وہ سب جادو کا اثر اور پاگل پن کی باتیں ہیں۔ لیکن اس حدیث کا کفار کے اس قول سے کوئی تعلق نہیں۔ نبی بہر حال انسان ہوتے ہیں، اس لیے وہ جسمانی تشدد اور ذہنی پریشانی سے دوچار ہو سکتے ہیں، جس طرح طائف اور احد میں آپ ﷺ کفار کے ہاتھوں زخمی ہوئے تھے۔ یہ چیز منصب نبوت کے منافی نہیں، البتہ اس واقعے کا یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ آپ ﷺ ہر گز جادوگر نہ تھے کیونکہ جادوگر پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔[36]

جادو ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اس بیماری کا علاج کروانا جائز ہے۔ اس کا علاج کسی جادوگر، کاہن، نجومی یا من گھڑت قسم کے فرد سے نہیں کروانا چاہیے۔ جادو وغیرہ کے اثرات کا علاج شرعی اذکار، دعاؤں اور ماثور تعویذات کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جادو سے محفوظ رہنے کے طریقے بتلائے لہٰذا ہمیں بھی جادو کے حملے کا مقابلہ آپ ﷺ کی سیرت پر عمل پیراء ہوتے ہوئے صبر اور نماز سے کرنا چاہیے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ جادو کو حقیقت تسلیم کرتے ہیں اور امام بخاری کے مؤقف کی تائید کرتے ہیں۔ علامہ بدرالدین عینیؒ جادو کی حقیقت کے قائل ہیں۔ حافظ عبدالستار حماد لکھتے ہیں کہ انبیاء ورسل پر جادو کا اثر ہوا۔ اس طرح موصوف سحر کو حقیقت ثابتہ تسلیم کیا ہے۔ امام بخاریؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ دونوں جادو کی حقیقت کے قائل ہیں۔ مولانا سلیم اللہ خاںؒ جادو میں جنات کے عمل دخل کے قائل ہیں اور شیاطین کے عمل دخل کو بھی حقیقت گردانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جنات اور شیاطین جادو کو حقیقت کا روپ دیتے ہیں۔ مولانا غلام رسول سعیدیؒ نبی کریم ﷺ پر ہونے والے جادو کے حوالے سے تردد کا شکار ہیں۔ شروع میں وہ سمجھتے ہیں کہ صحیح بخاری کی وہ روایت جس میں نبی کریم پر جادو ہوا تھا، غلطی پر محمول کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر ہونے والے جادو کی حقیقت کو تسلیم کر لینا

منصبِ رسالت کے بر خلاف ہے۔ لیکن بعد ازاں ان تمام جمہور علماء اور شارحین حدیث کے ہمنوا ہو جاتے ہیں اور اظہار کرتے ہیں کہ امتِ مسلمہ کا اجماع فردِ واحد کے نظریے پہ بھاری ہوتا ہے۔ فردِ واحد کی فکر محدود ہوتی ہے اور غلطی کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

اسلامی انسائیکلوپیڈیا کا مؤلف سید محمود قاسم جادو کی حقیقت سے پردہ کشائی کرتے ہوئے اپنے نظریات پیش کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جادو ایک نفسیاتی اثر ہے۔ اس حوالے سے وہ خوف جو کہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے اس کا حوالہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی۔ صرف انسان کا نفس اور حواس جادو کے اثرات کو قبول کرتے ہیں۔ جس سے حقیقت کا رنگ اور دکھائی دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے جو پھینکی گئی رسیاں اور لاٹھیاں تھیں وہ حقیقت میں سانپ نہیں بن گئی تھیں لیکن ہزاروں افراد بشمول حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سانپ ہی محسوس کیا اور جادو کے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے۔ یہاں یہ دو قسم کی صورت حال سے واسطہ پڑتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جادو حقیقت ہے کہ نہیں؟ دوسری صورت یہ ہے کہ جادو سے کسی چیز کی ہیئت تبدیل ہوتی ہے یا نہیں؟ جہاں تک پہلی صورت کا تعلق ہے تو جادو کی حقیقت سے نہ تو کسی شارح نے انکار کیا ہے اور نہ ہی "کتاب الطب" کے مصنف امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے انکار کیا ہے اور نہ ہی کسی عام انسان نے۔ البتہ دوسری صورت جو ہیئت کی تبدیلی سے متعلق ہے، یہ بہت دلچسپ اور معنیٰ خیز ہے۔ اگر تو واقعتاً جادو کے اثرات سے جسم کی تبدیلی ہوتی ہے تو ہمیں اس بات پر غور کرنا ہو گا کہ فرعون کے نمائندوں نے جو رسیاں اور لاٹھیاں پھینکی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو لاٹھی پھینکی تھی وہ کیسے اژدہا بن کر فرعون کے جادوگروں کی رسیوں کو ہڑپ کر گئی۔ اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ فرعون کے نمائندوں کے سانپ حقیقی نہ تھے جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے حقیقت میں اژدہا بن گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان، چرند، پرند اور حیوان کی تخلیق صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ تخلیقی صلاحیت بخشی ہی نہیں کہ پہلے وہ جسم بنا لے اور پھر اس جسم سے کوئی دوسرا جسم تخلیق کرے جس میں جان ہو ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی جس نے اژدہے کا روپ دھارا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی تخلیق اژدہے میں بدلی تھی۔ اس بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہیئت کی تبدیلی کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جو ایک حقیقت کو دوسری حقیقت میں بدل دیتا ہے۔ فرعون کے نمائندوں کی رسیاں صرف دیکھنے والوں کے تخیل اور نفسیات کو متاثر کر کے سانپ نظر آرہی تھیں۔ کیوں کہ اس عمل کے پیچھے شیطان کار فرما تھا جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ تھی۔

خلاصہ بحث

سحر کا علم سیکھنا، سیکھانا اور ساحر سے مسحور زدہ شخص کا علاج کرنا جائز نہیں۔ چونکہ جادو کا عمل حرام، کفر اور کبیرہ گناہوں میں شامل ہے اور یہ عقائد شرکیہ وکفریہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لیے بحثیت مسلمان اسے بطور علاج اختیار کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ سورۃ البقرہ کی اس آیت مبارکہ " وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ" کی رو سے جادو کی تعلیم و تربیت حاصل کرنا اور مسحور زدہ شخص کا علاج کرنا کفر قرار دیا گیا ہے۔ یہ آیت مبارکہ گویا جادو کے حرام اور کفر ہونے پر واضح دلیل ہے۔ جادو کے حرام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جادوگر شیاطین و جنات وغیرہ سے استعانت طلب کرتا ہے، ان کو نفع و نقصان میں مؤثر بالذات سمجھتا ہے، قرآن مجید اور شعائر اللہ کی بے حرمتی اور توہین کرکے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اس کی حلت کا قائل ہوتے ہوئے سیکھے یا سیکھائے یا علاج معالجہ کرے تو وہ کفر کا مرتکب ٹھہرے گا۔ اس کے کفر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ساحر یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ وہ ایسا کام کرنے پر قدرت رکھتا ہے جس کو کوئی اور شخص نہیں کر سکتا۔ حالانکہ یہ اللہ کریم کی صفت ہے۔ اس لیے اسلام میں جادو کے ذریعہ علاج و معالجہ کرنا حرام ہے۔ لہٰذا سحر زدگی کا علاج جادوگروں، کاہنوں اور نجومیوں سے نہیں کروانا چاہیے بلکہ قرآن مجید، شرعی اذکار، دعاؤں، معوذات، بذریعہ حجامہ اور شارحینِ صحیح بخاری کے بتلائے گئے چند مادی طریقوں سے مستقل علاج کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ہر فرض نماز کے بعد مشروع

وظائف اور آیت الکرسی پڑھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔جادو کے توڑ کے لیے ان چیزوں سے بڑھ کر کوئی علاج ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ جادو کا علاج اللہ کریم کی طرف سے نازل کردہ ہے اور وہی ذات شفاء عطا کرنے والی ہے۔

نتائج

1-مذہب اسلام میں جادو ایک مذموم شیطانی عمل ہے جو اللہ تعالی کے نیک بندوں کو بھی راہ حق سے ہٹانے کی سعی کرتا ہے۔

2-سحر ایک حقیقت ثابتہ ہے۔جادو سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی لیکن انسان کا نفس اور حواس جادو کے اثرات کو قبول کرتے ہیں۔جس سے حقیقت کارنگ اور دکھائی دیتا ہے۔

3- جادو یا سحر ایک نفسیاتی اثرات کی حامل چیز ہے جس سے دماغ کے ساتھ باقی جسم پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ 4- رسالت، وحی اور شریعت سے متعلق احکام وامور میں اللہ تعالیٰ نے جادو کے اثرات سے انبیاء کرام کو محفوظ رکھا۔

5- سحر کا علم ہر صورت میں سیکھنا اور سکھانا حرام اور ناجائز ہے،خواہ مسحور کے علاج کی غرض سے ہی کیوں نہ سیکھا جائے۔

6- جادو اور منفی تعویذ گنڈوں کا توڑ مسنون دعائیں اور مسنون اذکار اور حجامہ ہے۔

7-جادو انسانی سرشت میں تجسس،خوف اور ماورائی قوتوں کے ادراک میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

8 - اردو ادب فکری بیدار کا مظہر ہے۔ادب میں جادو، تفریح یا خوف کا ذریعہ بننے کی بجائے انسانی نفسیات، روحانیت اور سماجی ساخت سے مربوط فکری مکالمے کی راہ ہموار کرتا ہے۔

9-اردو ادب میں جادو بطور علامت اور استعارہ استعمال ہونے کی وجہ سے کبھی ذہنی، کبھی معاشرتی اور کبھی استبدادی قوتوں کا ترجمان بن جاتا ہے۔

سفارشات

1- جادو سے متعلق حقائق کو منکشف کرکے ایسے مقالات اور مضامین شائع کیے جائیں جو زیادہ سے زیادہ عوام کی رسائی تک ہوں۔

2- جعلی عاملوں، نجومیوں اور کاہنوں کی سرکوبی کے لیے حکومتِ وقت مؤثر قانون سازی کرے۔

3-جادوگری، ضعیف الاعتقادی اور توہم پرستی سے چھٹکارے کے لیے مذہبی عقائد کو ٹھوس بنیادوں پر پھیلایا جائے اور عوام کی ذہن سازی کے لیے میڈیا پر پروگرامز کا انعقاد کیا جائے۔

4- جادو کے موضوع کو نفسیاتی، سماجی اور فلسفیانہ فکر کے پس منظر میں تحقیق کا حصہ بنایا جائے۔

5- معروف مذہبی سکالرز میں جادو کو موضوع بنا کر مناظرے کروائے جائیں تاکہ جادو کی صحیح حقیقت کا ادراک ہو سکے۔

6 - جادو اور انسانی فطرت کے تعلق پر مبنی لٹریچر ترتیب دیا جائے۔ تاکہ مذہب، ادب اور انسانی نفسیات کا ادراک ہو سکے۔

7-جادو کو سائنس، ڈرامے، ناول اور افسانے میں خاص مقام دیا جائے تاکہ سامعین و قارئین کو ذہنی وسعت مل سکے۔

8- اردو ادب کو دیگر عالمی ادب کے ساتھ قائم کرکے تقابلی مطالعہ کیا جائے۔

حوالہ جات

[1] ابن منظور الافریقی، ابو الفضل محمد بن مکرم۔ لسان العرب (بیروت: دار صادر 1414ھ) 4/255

[2] ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری (بیروت: دار المعرفۃ، 1379ھ) 10: 222

[3] ایضاً، 10/233

[4] ایضاً، 10/234

[5] ابن القیم، محمد بن ابو بکر۔ الطب النبوی (جزء من کتاب زاد المعاد لابن القیم)، (دار الھلال – بیروت، س ن)، 1/93

[6] بدر الدین عینی، ابو محمد محمود بن احمد۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری – بیروت: دار احیاء التراث العربی، س ن، 21/278

[7] ایضاً، 14/63

[8] ایضاً، 21/279

[9] القرآن، البقرۃ 2:10

[10] عمدۃ القاری 21/277-278

[11] ایضاً، 21/278

[12] فیصل بن عبد العزیز، تطریز ریاض الصالحین (الریاض: دار العاصمۃ للنشر والتوزیع، الطبعۃ: الاولی) ص 1011؛ عمدۃ القاری 21/279

[13] عمدۃ القاری 21/279

[14] ایضاً، 21/279

[15] ایضاً، 21/279

[16] ایضاً، 21/283

[17] ایضاً، 21/283

[18] شہاب الدین القسطلانی، احمد بن محمد، ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری (مصر: الکبری الامیریۃ 1323ھ) 8 : 403

[19] صحیح مسلم، کتاب السلام، باب السحر، رقم الحدیث: 2189

[20] عبد الوہاب السبکی، الاشباہ والنظائر (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الأولی 1411ھ/1991ء) ج 1، ص 45

[21] خان، مولانا سلیم اللہ۔ کشف الباری عما فی صحیح البخاری۔ کراچی: شاہ فیصل کالونی نمبر 4 : مکتبہ فاروقیہ، س ن، 21/100

[22] محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولیٰ، 1410ھ/1990ء) 2/152

[23] کشف الباری، 21/100

[24] القرآن، طٰہ 66:20

[25] سعیدی، غلام رسول۔ تبیان القرآن (لاہور: فرید بک سٹال، 38اردو بازار، 2008ء) 1/ 436

[26] ایضاً 1/ 436

[27] نعم الباری، 12/ 215

[28] ایضاً، 12/ 216

[29] القرآن، المائدة5: 67

[30] مسند احمد، مسند الصدیقة۔۔۔۔بنت صدیق، رقم الحدیث:24126

[31] القرآن، المائدة٥: ٦٧

[32] القرآن، طٰہٰ20: 69

[33] تبیان القرآن، 1/ 464

[34] حماد، حافظ عبد الستار۔ ہدایۃ القاری شرح صحیح البخاری (لاہور: مکتبہ دار السلام، 2019ء) 8/ 639

[35] القرآن، طٰہٰ 20:67۔ 68

[36] ہدایۃ القاری، 8/ 639